❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت ایمان
وقت 5-7 منٹ

ایمان کی ستّر شاخوں میں سے کچھ کا تذکرہ

(تقریر نمبر17)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرہ:169)

یعنی اے لوگو! اُس میں سے حلال اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عِشق مَے اور جام تقویٰ
مُسلمانو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

(درثمین)

معزز سامعین! آج ایمان کی ستّر شاخوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ میں سے چند کا ذکر کروں گا جن میں شرمگاہوں کی حفاظت اور ان میں لازم عفت و عصمت اختیار کرنا۔ حرام اموال سے ہاتھ روک لینا، اور اس میں چوری، رہزنی، رشوت خوری اور شرعاً ناجائز مال کھانے کی حرمت وغیرہ شامل ہے۔ حرام اور مکروہ لباس، وضع قطع سے اجتناب کرنا۔

شرمگاہوں کی حفاظت اور ان میں لازم عفت و عصمت اختیار کرنا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ؕ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (النور:31)

یعنی مؤمنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پھر فرمایا:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا (بنی اسرائیل:33)

یعنی زنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا رستہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ابنِ آدم کے لیے جو اس کا حصّہ زنا سے ہے، لکھ دیا ہے جس کو وہ ضرور پالے گا۔ آنکھ کا زنا نظر ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور نفس بھی آرزو کرتا ہے اور خواہش رکھتا ہے اور شرمگاہ ان سب کو سچا کرتی ہے یا جھٹلاتی ہے۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب زِنَا الْجَوَارِحِ دُوْنَ الْفَرْجِ)

شرم گاہوں کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی گئی ہے جبکہ اس کی حفاظت نہ کرنے پر مثلاً
بے حیائی، فحاشی اور زنا کا ارتکاب کی مذمّت بھی کی گئی ہے۔ زنا کے لیے تو دنیا میں بھی حدّ مقرر کی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کے بارے میں فرمایا کہ وہ فحاشی کا مرتکب نہیں ہوتا۔

(ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ (کی حفاظت) کی ضمانت دے دے تو مَیں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

(مشکوۃ المصابیح/کتاب الآداب/حدیث:4812)

اسلام انسانی جذبات کو ہر قسم کے ہیجان سے بچا کر پاکیزہ زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلام نے غضّ بصر پر زور دیا ہے، چونکہ بدنظری تمام فواحش کی بنیاد ہے، اس لیے قران وحدیث سب سے پہلے اس کی گرفت کرتے ہیں۔ جیسا کہ خاکسار نے اوپر قرآنی ٓیت بھی بیان کی ہے کہ مؤمنوں کو کہہ دے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ "بدنظری" ہی "بدکاری" کے راستے کی پہلی سیڑھی ہے۔ آنکھوں کی آزادی اور بے باکی خواہشات میں انتشار پیدا کرتی ہے۔ ایک حدیث میں بدنظری کو آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ (بخاری) کہ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔

راستے میں مجلس جما کر بیٹھنے سے اسی وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ وہ عام گزر گاہ ہے، ہر طرح کے آدمی گزرتے ہیں، نظر بے باک ہوتی ہے، ایسا نہ ہو کہ کسی پر نظر پڑے اور وہ بُرائی کا باعث بن جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
"قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدّ نظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (النور: 31) کہ تُو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔ فروج سے مراد صرف شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 135)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
"ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مَردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے سِتر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس سے پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 341-342)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے اجتماع میں فرمایا کہ
"اپنی عفّت وحیا کو قائم رکھنا صرف ایک عورت ہی کا کام نہیں ہے بلکہ مَردوں پر بھی فرض ہے۔ اپنی عفّت کی حفاظت کرنے کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ایک شخص شادی شدہ زندگی سے باہر ناجائز جنسی تعلقات سے بچتا رہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس کا یہ مطلب سکھایا ہے کہ ایک مؤمن ہمیشہ اپنی آنکھیں اور اپنے کان ہر اُس چیز سے پاک رکھے جو نامناسب ہے اور اخلاق طور پر بُری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے ایک چیز جو انتہائی بیہودہ ہے وہ پورنوگرافی (pornography) ہے۔ اسے دیکھنا اپنی آنکھوں اور کانوں کی عفّت اور پاکیزگی کو کھو دینے کے مترادف ہے۔"

پھر ایک خطبہ جمعہ میں حضور انور فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں اُن سے رُکو۔ اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آجاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو پورنو گرافی pornography وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اُٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام نہ رکھا جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیا بنادیں گی۔ تمہیں خدا سے دُور کر دیں گی، دین سے دُور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنادیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لئے ہے کہ پردے اور حیادار لباس کی وجہ سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلّفی میں جو لڑکے اور لڑکی میں پیدا ہو جاتی ہے، ایک روک پیدا ہو گی۔ اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بُری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہو گی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہو گی۔...پس یہ قرآنِ کریم کے حکم کی خوبصورتی ہے کہ یہ نہیں کہ نظر اُٹھا کے نہیں دیکھنا اور نہ نظریں ملانی ہیں بلکہ نظروں کو ہمیشہ نیچے رکھنا ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے یہ نتیجہ بھی نکلے گا کہ جو آزادانہ میل جول ہے اُس میں بھی روک پیدا ہو گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ فحشاء کو نہیں دیکھنا، تو جو بیہودہ اور لغو اور فحش فلمیں ہیں، جو وہ دیکھتے ہیں اُن سے بھی روک پیدا ہو گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں میں نہیں اُٹھنا بیٹھنا جو آزادی کے نام پر اس قسم کی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے قصّے اور کہانیاں سناتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی سکائپ (skype) اور فیس بُک (facebook) وغیرہ پر مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے بات چیت کرنی ہے، ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنی ہیں، نہ ہی ان چیزوں کو ایک دوسرے سے تعلقات کا ذریعہ بنانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب ظاہر یا چھپی ہوئی فحشاء ہیں جن کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم اپنے جذبات کی رَو میں زیادہ بہہ جاؤ گے، تمہاری عقل اور سوچ ختم ہو جائے گی اور انجام کار اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کر اُس کی ناراضگی کا موجب بن جاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔ اگست 2013ء)

حرام اموال سے بچنا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرہ:169)

یعنی اے لوگو! اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ جو زمین میں ہے اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، لَا یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ

(صحیح البخاری، حدیث 2083)

ضرور ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ وہ مال کہاں سے حاصل کر رہے ہیں حلال سے یا حرام سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرام مال میں برکت نہیں ہوتی، اگرچہ وہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

(مسند احمد:23456)

سامعین! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہیں اُن سے بچنا چاہیے یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ کیا اس کام سے حاصل ہونے والا خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں آئے گا کہ نہیں۔ بعض لوگ ایسی جگہوں پر کام کرتے ہیں جہاں سؤر کا گوشت یا شراب وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ کبھی یہ بھی سوچتے ہیں کہ کون سا ہم ان چیزوں کو استعمال کر رہے ہیں لیکن خیال رہے حرام اور ناجائز چیزوں سے تجارت کرنا یا اُن سے کمائی کرنا بھی حرام مال کے زُمرہ میں آتا ہے اُس سے بچنا چاہیے۔ اگر صحیح طور پر گہرائی میں جا کر غور نہیں کریں گے تو شیطان وسوسہ ڈالے گا، شبہ میں مبتلا کرے گا، کہے گا دیکھو! تمہیں غلط طور پر روکا گیا ہے حالانکہ

قرآن کریم میں اجازت ہے کہ حد سے آگے نہ نکلو۔ اگر مجبوری ہو تو سوٴر کا گوشت کھالو، اگر مجبور ہو جاؤ تو یہ بیچ بھی سکتے ہو۔ تو شیطان وسوسہ پیدا کرتا رہتا ہے کہ یہ تمہاری مجبوری ہے تمہارے کاروبار کا سوال ہے تو کرو اور خوب پیسہ کماؤ۔ لیکن اگر انسان شیطان سے لڑتا رہے اور نیت ہو کہ مَیں نے اس کی بات نہیں ماننی تو اگر بُرے خیال آتے بھی ہیں تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے اور جہاں وہ جائز کام کرے گا وہاں اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں برکت بھی ڈالے گا۔

آج کل اس کی ایک صورت لاٹری کا نظام بھی ہے اس میں بھی لوگ بے پرواہ ہیں۔ زیادہ تر پرواہ نہیں کرتے اور لاٹری کے ٹکٹ خرید لیتے ہیں۔ یہ چیز بھی حرام ہے۔ سود بھی ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے میں فساد پھیلانے کی وجہ بنتا ہے اور سود کی بڑی شدّت سے اللہ تعالیٰ نے مناہی فرمائی ہے۔ بعض لوگ اپنا پیسہ، اپنی رقم معیّن منافع کی شرط کے ساتھ کسی کو دیتے ہیں کہ ہر ماہ یا چھ ماہ بعد یا سال بعد اتنا منافع مجھے ادا ہو گا۔ تو یہ بھی سود کی ایک قسم ہے۔ یہ تجارت نہیں ہے بلکہ تجارت کے نام پر دھوکہ ہے اور سود کی کمائی حرام کی کمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تقویٰ کے بہت سے اجزء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 50 جدید ایڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

” اصل بات یہ ہے کہ شیطان انسان کے دل میں ہر وقت یہ بات ڈالنے کی تاک میں لگا رہتا ہے کہ کوئی بات نہیں، فلاں کام کر لو، کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، تم سوٴر کھا تو نہیں سکتے اور یا کھا تو نہیں رہے، یہ تو ایک کاروبار ہے کوئی ڈھکی چھپی بات بھی نہیں ہے، جن کو کھلا رہے ہو ان کو تو یہ چیز پسند ہے اس لئے چوری بھی نہیں ہے، دھوکہ بھی نہیں ہے۔ تو یہ بات خوبصورت کر کے شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے اور پھر جب اس پر عمل شروع ہو جائے تو ایک بُرائی سے دوسری بُرائی پیدا ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ انسان اس میں پورے طور پر ملوّث ہو جاتا ہے، شامل ہو جاتا ہے، وہی حرکتیں کرنے لگ جاتا ہے۔ اچھے بُرے کی تمیز بھی نہیں رہتی، سب کچھ بھلا بیٹھتے ہیں اور روحانی طور پر بھی پھر ایسی حالت میں انسان کمزور ہو جاتا ہے اور پھر صرف دنیا کمانے کی طرف توجہ رہتی ہے اور جائز ناجائز کے فرق کو بھلا بیٹھتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 9/ جولائی 2004ء)

حرام اور مکروہ لباس، وضع قطع سے اجتناب کرنا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا (الاعراف:27)

یعنی اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اُتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو زنانہ لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردانہ لباس پہنتی ہے۔

(ابو داؤد، حاکم مستدرک)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ شخص اسی قوم میں شمار ہو گا۔

(المسند الجامع، (الجهاد)، 10/716، رقم الحديث: 8127)

سامعین! لباس انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے جس کا مقصد انسان کی سِتر پوشی اور اس کی شخصیت کو نمایاں کرنا ہے۔ اسلام نے کسی خاص لباس کا پابند نہیں بنایا، البتہ اسلام نے کچھ اہم بنیادی اصول و آداب بتائے ہیں۔ ان آداب اور اصول کا لحاظ رکھنا از حد ضروری ہے، پس جو لباس ان شرعی حدود میں ہو گا وہ شرعی لباس کہلائے گا ورنہ خلافِ شرع ہو گا۔

لباس ایسا ہونا چاہیے جس سے سِتر بھی ڈھک جائے اور جسم کی ہیئت بھی چُھپ جائے۔ لباس کا سب سے اوّلین مقصد سِتر کو چھپانا ہے، اسی لیے اگر لباس ایسا ہو کہ وہ سِتر پوشی کا کام نہیں دیتا، خواہ ناقص لباس ہو یا لباس تو پورا ہو لیکن اتنا تنگ اور چست لباس ہو یا ایسا خفیف لباس ہو جس سے جسم کے اعضاء نظر آئیں۔ تو ایسا لباس خواہ

مرد کا ہو یا عورت کا، ناجائز ہے۔ اسلام میں مرد اور عورت کو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ لباس میں سادگی ہو، تصنع، بناوٹ یا نمائش مقصود نہ ہو، مال دار شخص نہ تو فاخرانہ لباس پہنے اور نہ ہی ایسا لباس پہنے کہ اس سے مفلسی جھلکتی ہو، اپنی مالی استطاعت کے مطابق ہی لباس کا اہتمام ہونا چاہیے۔ مرد کے لیے خالص ریشم (یا جس کپڑے کا بانا ریشم کا ہو) پہننا حرام ہے۔ مرد کے لیے خالص سرخ یا زعفرانی رنگ مکروہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کوئی مسلمان ہندوؤں کی طرح بودی وغیرہ رکھ لیوے تو اگرچہ قرآن اور حدیث میں اس کا کہیں ذکر صریح نہیں ہے مگر چونکہ کفار سے اس میں مشابہت پائی جاتی ہے اس لیے اس سے پرہیز چاہیے۔“

(البدر جلد2 نمبر13 مورخہ 17/اپریل 1903ء صفحہ 99)

فرمایا:

”مسلمانوں کا پیرایہ اختیار کرنا عمدہ بات ہے۔ اس سے انسان مسلمان ثابت ہوتا ہے۔ حتّی الوسع دوسروں کو اعتراض کا موقع نہ دینا چاہیے جو لباس اسلام کا ہے اسی میں تقویٰ ہے۔“

(البدر جلد2 نمبر13 مورخہ 17/اپریل 1903ء صفحہ 99)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

” ایک مؤمن کے اور ایک غیر مؤمن کے لباس کی زینت کا معیار مختلف ہوتا ہے اور کسی بھی شریف آدمی کے لباس کا، جو زینت کا معیار ہے وہ مختلف ہے۔ آج کل مغرب میں اور مشرق میں بھی فیشن ایبل (Fashionable) اور دنیادار طبقے میں لباس کی زینت اُس کو سمجھا جاتا ہے بلکہ مغرب میں تو ہر طبقہ میں سمجھا جاتا ہے جس میں لباس میں سے ننگ ظاہر ہو رہا ہو اور جسم کی نمائش ہو رہی ہو۔ مرد کے لئے تو کہتے ہیں کہ ڈھکا ہوا لباس زینت ہے۔ لیکن مرد ہی یہ بھی خواہش رکھ رہے ہوتے ہیں کہ عورت کا لباس ڈھکا ہوا نہ ہو۔ اور عورت جو ہے، اکثر جگہ عورت بھی یہی چاہتی ہے۔ وہ عورت جسے اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہوتا، اس کے پاس لباس تقویٰ نہیں ہے اور ایسے مرد بھی یہی چاہتے ہیں۔ ایک طبقہ جو ہے مردوں کا وہ یہ چاہتا ہے کہ عورت جدید لباس سے آراستہ ہو بلکہ اپنی بیویوں کے لئے بھی وہی پسند کرتے ہیں تاکہ سوسائٹی میں ان کو اعلیٰ اور فیشن ایبل سمجھا جائے۔ چاہے اس لباس سے ننگ ڈھک رہا ہو یا نہ ڈھک رہا ہو۔ لیکن ایک مومن اور وہ جسے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت وہ یہی چاہیں گے کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ لباس پہنیں جو خدا کی رضا کے حصول کا ذریعہ بھی بنے اور وہ لباس اس وقت ہو گا جب تقویٰ کے لباس کی تلاش ہو گی۔ جب ایک خاص احتیاط کے ساتھ اپنے ظاہری لباسوں کا بھی خیال رکھا جا رہا ہو۔“

(خطبہ جمعہ 3/اپریل 2009ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)